Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 22, 2025

An Analytical Study of the Sufi Thought of Syed Jalaluddin Bukhari Makhdum Jahaniyan Jahangasht

سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے صوفیانہ افکار کا تجزیاتی مطالعہ

Bilal Ahmed
M.Phil. Scholar, Arabic Department, Minhaj University Lahore
E-mail:qadribilal505@gmail.com

Syed Ubaid Ali Shah
M.Phil. Scholar, Islamic Department, Minhaj University Lahore
E-mail: shahubaid20@gmail.com

Abstract

This study aims to explore and critically analyze the Sufi thought of Syed Jalaluddin Bukhari, commonly known as Makhdum Jahaniyan Jahangasht, a prominent 14th-century Sufi saint of the Suhrawardi order in South Asia. Renowned for his spiritual insight, missionary travels, and contribution to Islamic scholarship, Makhdum Jahaniyan's teachings played a significant role in shaping the moral and spiritual landscape of the Indian subcontinent. This research delves into the core elements of his Sufi ideology, including divine love (ishq-e-ilahi), self-purification (tazkiyah), trust in God (tawakkul), remembrance of Allah (dhikr), and social reform through spiritual awakening. Drawing upon classical Sufi texts, historical sources, and contemporary scholarship, the study highlights the relevance of his teachings in both spiritual and socio-cultural contexts. The analysis also evaluates how his thought contributed to the broader Sufi tradition and how his legacy
.

Keywords: Sufism, Makhdum Jahaniyan Jahangasht, Suhrawardi Order, Spirituality, Islamic Mysticism

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

تمہید:

سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت (رحمتہ اللہ علیہ) برصغیر کے نامور صوفی بزرگ اور اسلامی روحانی تحریک کے اہم رہنما تھے۔ ان کا تعلق سلسلہ سہروردیہ سے تھا، جو روحانیت اور اخلاقی تربیت میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی زندگی اور افکار نے اسلامی تصوف کے متعدد پہلوؤں کو عملی اور نظری طور پر فروغ دیا۔ ان کی شخصیت اور تعلیمات نہ صرف ان کے اپنے وقت میں بلکہ بعد کے صدیوں میں بھی روحانی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے مشعلِ راہ بنی رہیں۔ سید جلال الدین بخاری کا تعلق ایک علمی اور مذہبی خاندان سے تھا۔ ان کے والد مخدوم سید احمد کبیر بخاری بھی ایک جید عالم اور صوفی بزرگ تھے۔ اسی علمی ماحول میں پروان چڑھتے ہوئے سید جلال الدین بخاری نے اسلامی تعلیمات میں گہری بصیرت حاصل کی اور نوجوانی میں ہی تصوف کی جانب راغب ہوئے۔ انہوں نے مختلف روحانی شخصیات سے تربیت حاصل کی اور اپنے علم و فضل کی بنیاد پر صوفی سلسلہ سہروردیہ میں نمایاں مقام حاصل کیا۔

نام ونسب :

آپ کا نام جلال الدین تھا، جو آپ کے جد امجد کے نام پر رکھا گیا، آپ کا نام مبارک آپ کے داداجان کے نام کے مطابق "حسین" رکھا گیا۔ یعنی آپ کا اسم محضہ حسین تھا۔ جلال الدین آپ کا لقب تھا خزانہ جلالی خزانہ جواہر جلالی (قلمی نسخہ جات جو عاجز کے پاس بھی موجود ہیں) میں واضح الفاظ کے ساتھ اسم مبارک حسین ہی درجہ ذیل الفاظ میں درج ہے،

جلال الحق والشرع والدین حسین بن احمد بن حسین۔

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دادا (مخدوم اعظم جلال الدین حسین میر سرخ بخاری) اور پوتا (مخدوم جلال الدین حسین جہانیاں جہاں گشت) دونوں حضرات کے اصل نام "حسین" ہی ہیں۔ لیکن عام طور پر مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے نام سے معروف ہیں۔ مخدوم جہانیاں لقب ہے جو ان کو بطور عیدی کے اپنے سلسلہ کے مشائخ عظام سے ملا ہے۔([1])

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 22, 2025

تاہم آپ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے لقب سے مشہور ہیں۔ اس لقب کی وجوہات مختلف بیان کی جاتی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق، آپ نے عید کے دن کچھ بزرگوں کے مزاروں پر جا کر مراقبہ کیا اور ان سے عیدی طلب کی، جس کے نتیجے میں آپ کو "مخدوم جہانیاں جہاں" کا لقب دیا گیا۔ جب آپ واپس آئے تو راستے میں ملنے والے لوگ آپ کو اس لقب سے پکارنے لگے۔ ایک اور رائے کے مطابق، آپ نے کمالات کی جستجو میں صحراؤں اور بیابانوں کی سختیوں کو خوشی خوشی برداشت کیا، جس کی وجہ سے آپ کا لقب "جہانیاں جہاں گشت" رکھا گیا۔ جیسا کہ جمالی دہلوی لکھتے ہیں:

آپ کا نام آپ کے جد امجد کے نام پر جلال الدین رکھا گیا لیکن آپ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کے لقب کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ آپ نے عید کے روز حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی، حضرت شیخ صدر الدین عارف، شیخ رکن الدین کے مزاروں پر جاکر مراقبہ کیا اور مراقبے میں عیدی طلب کی تو آپ کو ان بزرگوں کی طرف سے " مخدوم جہانیاں جہاں "کا لقب ملا۔ جب وہاں سے واپس ہوئے توراستے میں جو کوئی ملتا بے اختیار آپ کو مخدوم جہانیاں کہتا۔([2])

اسی طرح آپ کے لقب کے متعلق مسعود حسن شہاب لکھتے ہیں:

"آپ ہمیشہ تحصیل کمالات میں کوشاں رہے۔ اس سلسلے میں صحرا نوردی اور بادیہ پیمائی کی صبر آزما تکلیف خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔ اسی ذوق نوردی کی بنا پر "جہانیاں جہاں گشت" آپ کا لقب قرار پایا۔ ([3])"

محمد ایوب قادری آپ کے لقب سے متعلق لکھتے ہیں:

"حضرت مخدوم نے سیر و سیاحت خوب فرمائی، اس لیے "جہاں گشت" مشہور ہوئے۔"([4])

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

شجرہ نسب:

حضرت جلال الحق والشرع، والدین جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہانگشت رحمۃ اللہ علیہ بن سید سلطان احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ بن مخدوم اعظم سید حسین جلال الدین حید رحمۃ اللہ علیہ بن علی الموید بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبد اللہ بن سید علی الاشقر بن جعفر الزکی بن امام علی نقی علیہ السلام (5)

ولادت :

آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شعبان المعظم ۷۰۷ھ بمطابق ۱۹ جنوری ۱۳۰۸ء بروز جمعرات کو اُوچ شریف میں ہوئی۔(6)

تعلیم وتربیت :

حضرت جہانیاں جہاں گشت کا خاندان اپنے دور میں علم و فضل میں یکتا تھا۔ آپ کے والد اور دادا سہروردی سلسلے کے بزرگوں میں سے تھے اور ان کی خانقاہ اُوچ میں خاص طور پر مشہور تھی۔۔ جیسا کہ محمد نعیم سہروردی نے لکھا ہے کہ:

> آپ نے ابتدائی تعلیم اُوچ میں حاصل کی۔ ابتدائی کتب اپنے والد بزرگوار اور چچا سید محمد بخاری سے پڑھیں اور شیخ جمال خنداں روسے حدیث کا درس لیا۔ فقہ اور اصول کی کتابیں قاضی بہاؤالدین سے پڑھیں۔ اس کے بعد ملتان حضرت شاہ رکن عالم کی خدمت میں آگئے۔ حضرت نے آپ کی تعلیم کے لیے شیخ موسیٰ اور مولانا مجد الدین کو مقرر فرمایا۔ اسکے علاوہ آپ نے مولانا شاہ رخ عالم سے بھی استفادہ فرمایا۔ پھر واپس وطن آکر مولانا رضی الدین گنج علم سے قرآن مجید کی سات قراتیں سیکھیں۔ آپ تحصیل علم کی غرض سے حرمین شیریفین بھی تشریف لے گئے یہاں شیخ مکہ امام عبد اللہ یافعی اور شیخ مدینہ عبد اللہ مصری سے تصوف اور حدیث کی کتابوں کا درس لیا۔ پھر عراق کے قصبہ شوکارہ میں حضرت شیخ الشیوخ کے خلیفہ شیخ محمود شاہ تستری سے عوارف المعارف کا درس لیا۔(7)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

حضرت مخدوم کو خدا کے احکام اور رسول خدا کی سنت سے عشق تھا۔ جو مذہب کی حدود سے آگے نکل جائے چاہے وہ کتنا بڑا بزرگ ہی کیوں نہ ہو آپ اس کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ آپ نے زندگی بھر پیغمبر اسلام کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی۔ جہاں سرور کائنات کی سنت پر عمل کرنے والا نظر آتا آپ اس کی بے حد عزت کرتے۔ آپ حافظ قرآن کا بھی بہت ادب کرتے تھے اسی وجہ سے آپ نے کئی سال شیخ سراج الدین کے پیچھے نماز ادا کی۔ زمانہ جس کی امامت میں نماز پڑھنے کے لیے بے چین رہتا۔ وہ اپنے ایک مرید کے پیچھے ہاتھ باندھے نماز ادا کرتا تھا۔ اس لیے کہ وہ حافظ قرآن تھا۔([8])

حصول علوم ظاہری وباطنی:

اسی طرح نعیم طاہر سہروردی لکھتے ہیں:

جب حضرت مخدوم ملتان میں اپنی تعلیم مکمل کر چکے تو حضرت شیخ رکن الدین ابوالوقت نے نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت فرمایا۔ آپ نے علوم ظاہری سے فراغت حاصل کر لی تو سلطان محمد تغلق نے ان کو شیخ الاسلام مقرر کیا۔

اور چالیس حافظ بھی آپ کو عطا کیں لیکن خواب میں آپ کو حکم ہوا کہ حج کرنے کو چلے جائیں اوران معاملات سے خود کو بچائیں ورنہ ہلاکت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ لہذا آپ نے حج کا آغاز کیا اور مسلسل ۱۲ سے پندرہ سال تک حج فرمایا، یہاں تک کہ معظمہ میں پانچ سال اور بعد میں دو سال۔([9])

درس عوارف وصحاح:

حضرت مخدوم نے عوارف کا سبق شیخ عبد اللہ مصری سہروردی سے اس خاص نسخہ سے لیا تھا جو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے مطالعہ میں رہ چکا تھا بعد میں یہ نسخہ شیخ نے حضرت مخدوم جہانیاں کے پاس ایک حاجی کے ذریعے بھیج دیا تھا غرض مکہ اور مدینہ منورہ کے قیام کے زمانہ میں حضرت مخدوم جہانیاں نے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی سہروردی اور شیخ مدینہ عبد اللہ مصری سہروردی سے مختلف کتابیں پڑھیں دونوں شیوخ

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

سے صحاح ستہ اور عوارف المعارف کے درس لئے حضرت مخدوم نے قصبہ شوکارہ (عراق) میں پہنچ کر شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے خلیفہ شرف الدین محمود سہروردی سے بھی عوارف المعارف کا درس لیا۔

حضرت مخدوم نے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے قیام کے دوران میں ان تمام کتابوں کا اعادہ کیا جو ہند پاکستان میں پڑھ چکے تھے۔ جن میں صحیح بخاری، صحیح مسلم موطا امام مالک، سنن ترمذی، کے نام ملفوظات میں خاص طور سے ملتے ہیں۔ (10)

جواہر جلالی کے مرتب شیخ فضل اللہ عباسی لکھتے ہیں،

حضرت شیخی و مخدومی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت خرقه تبرک از شیخ عبدالله مصری پوشیده و مدت دو سال مداومت صحبت او بود و کتب حدیث و سلوك واخذ طريقت و اجازت مقراض راندن و تو به دادن و خرقه پوشانیدن و تلقین ذکر از ویافت و شیخ عبدالله از شیخ رشید الدین ابی عبدالله محمد بن ابی القاسم المصري الصوفي البغدادی پوشید و او از شیخ شیوخ العالم شهاب الحق والشرع والدین السهروردی پوشید (11)

میرے شیخ و مخدوم (حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت) نے خرقہ تبرک حضرت شیخ عبد اللہ مصری سے پہنا اور دو سال مسلسل ان کی صحبت میں رہے، کتب حدیث و سلوک ان سے دوبارہ پڑھیں اور طریقت و اجازت کا حصول، قینچی لگانا (بال تراشنہ حصول طریقت کے بعد حلق کروانا، یا قصر کروانے کا طریقہ جو کہ اب بہت کم دیکھا جاتا ہے، ان بالوں کو متبرک سمجھا جاتا اور دفنایا جاتا تھا۔) بیعت توبہ لینا، خرقہ پہنانا اور ذکر کی تلقین کرنا انہی سے حاصل کیا۔ شیخ عبد اللہ نے شیخ رشید الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی القاسم المصری الصوفی البغدادی سے پہنا، اور انہوں نے شیخ الشیوخ العالم شہاب الحق والشرع والدین السہروردی سے پہنا۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

علوم میں جامعیت وکمال:

علم شریعت و طریقت میں حضرت مخدوم کا کوئی نظیر نہ تھا۔ حضرت مخدوم کے علم و فضل کے سلسلے میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں،

(مخدوم جہانیاں) جامع است میان علم و ولایت

مخدوم جہانیاں دنیائے علم و ولایت کے جامع تھے۔

این علم همه در این ملفوظ ظاهر اند از بین علوم در ذات آل صاحب علوم بود(12)

یہ تمام علوم جو اس ملفوظ میں ظاہر ہیں وہ ذات ان سب علوم کی جامع تھی۔

اسی طرح محمد ایوب قادری لکھتے ہیں:

جلال الدین حسین بخاری علم کے متجر (مراجع) تھے اور علمِ عقلی و نقلی میں آپ نے نہایت مشقت اٹھائی تھی۔ آپ اس امر کے قائل نہ تھے کہ ایک شخص کے مرید ہو کر دوسرے سے رجوع نہ کیا جائے، اور فرماتے تھے کہ تمام فضلاء اور شیوخ کی زیارت سے مستفیض ہونا چاہیئے۔ اور آپ نے سب (اولیاء) سے فیض و نصیب حاصل کیا۔(13)

اسی طرح ماثر صدیقی لکھتے ہیں:

'آپ علومِ کتاب و سنت کے جوہر فرد اور کمالاتِ باطنی کے معدن، تہذیبِ اخلاق اور ملکاتِ روحانی کے سہل تھے۔(14)

اشاعت اسلام میں آپ کا کردار :

محمد قاسم آپ کے اشاعت اسلام میں آپ کے کردار سے متعلق لکھتے ہیں:

حضرت مخدوم نے تمام عمر رشد و ہدایت میں صرف کی۔ سفر و حضر میں رشد و ہدایت کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا۔ اُوچ میں آپ کی خانقاہ میں کثیر تعداد میں لوگ آتے رہتے تھے اور حضرت مخدوم سے فیض یاب ہوتے

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

تھے۔ عوام خواص، امیر وزراء، سلاطین اور علماء سب حاضر ہوتے تھے۔ نہ صرف برصغیر پاک وہند کے لوگ آپ کی خدمت میں آتے تھے بلکہ بیرون ملک سے بھی بڑی تعداد میں لوگ حصول تعلیم اور روحانی فیض کے لیے خدمت میں آتے تھے۔([15])

صاحب آب کوثر آپ کی تبلیغی کوششوں کا جائزہ لیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں :

"مغربی پنجاب کے جن قبیلوں نے حضرت مخدوم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، بہاولپور کے سرکاری گزٹ میں ان کی فہرست موجود ہے۔ ان قبیلوں کی تعداد آٹھ تک پہنچتی ہے اور ان میں کھرل راجپوتوں کا مشہور اور بڑا قبیلہ بھی شامل ہے۔ آپ کا فیض ہندوستان کے سب علاقوں میں پھیلا ہوا تھا۔"([16])

ڈاکٹر سندھی لکھتے ہیں:

حضرت مخدوم نے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں بھی بڑی کوشش کی اور کئی لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ لوگوں سے مقامی زبانوں، سندھی اور ہندی (سرائیکی) میں گفتگو کرتے تھے۔ آپ کے ذریعہ سندھ، اُوچ اور گجرات میں اسلام کی خوب تبلیغ اور اشاعت ہوئی۔ کسی شخص کے اسلام لانے کے بعد اس کی اچھی طرح تربیت فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ اس شخص کا پورا قبیلہ یا پوری قوم مسلمان ہو جاتی تھی۔"([17])

وصال:

حضرت مخدوم نے اٹھہتر سال کی عمر میں ۱۰ ذی الحجہ ۷۸۵ھ عید الاضحی کے دن وفات پائی۔

صوفیانہ افکار کے نظری مسائل

نور اور ایمان کے باہمی تعلق کو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے منفرد انداز میں بیان کیا۔ ان کے نزدیک نور نہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے بلکہ ایمان کی قوت اور دلوں کی روشنی کا ذریعہ بھی ہے۔ ان کا یہ تصور قرآن کی متعدد آیات اور احادیثِ نبویہ ﷺ سے ماخوذ

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

ہے، جن میں نور کو ہدایت، ایمان اور معرفت کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ ان کے افکار میں نور کو ظاہری اور باطنی دونوں جہتوں سے سمجھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

ایمان کے مسائل:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے سورۂ نور کی آیت "اللّٰہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ" کی تشریح میں نور اور ایمان کے درمیان گہرے تعلق کو بیان کیا۔ ان کے مطابق انسان کے جسمانی اور روحانی اعضا کو نورِ الٰہی کے مختلف مظاہر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ سینہ مشکوۃ (طاق)، دل زجاجہ (شیشہ)، فؤاد مصباح (چراغ) اور سر شجر (زیتون کے درخت) کے مانند ہیں۔ ان کا یہ نظریہ قرآن و سنت کی روشنی میں قلبی اور روحانی تطہیر کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ جیسا کہ حکیم عبد الحی لکھتے ہیں:

''اللّٰہُ نُورُ السَّمَوٰاتِ وَالْأَرْضِ''(18)

کی تفسیر میں حضرت سید السادات قطب عالم مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے:

"سینے کی مثال مشکوۃ (یعنی طاق)

دل کی مثال زجاجہ (یعنی شیشہ)

فواد کی مثال مصباح (یعنی چراغ)

سر کو مثل شجر فرمایا (یعنی زیتون کا درخت)"

دل یعنی قلب سینہ کے اندر ہے۔ قلب اور فؤاد میں فرق یہ ہے کہ قلب نیچے اور فؤاد بالاتر لیکن ایک دوسرے کے ساتھ متصل۔ اور شجر ان سے بالاتر ہے۔

سیر کے اندر ایک موضع خفی (چھپی جگہ) نور ہدایت کا عمل ہے اور اس سے اچھی جگہ میں بندے کے لئے کوئی کاریگری نہیں وہ اللہ تعالی کے دست قدرت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس گمراہ بندے کو چاہتا ہے کہ اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے تو اس موضع خفی میں جو کہ بستر کے اندر ہے اپنا نور ڈال دیتا ہے اور یہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ

OPEN ACCESS

CC BY

”اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے“[19]

وہ نور چمکنے لگتا ہے اور یہ نور توحید ہے۔ پھر یہ نور سر کی طرف چمکتا ہے تو بندے کے واسطے توحید کا فعل قائم ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے۔ اللہ واحد اللہ تعالی ایک ہے اور وہ بتوں سے بیزار ہو جاتا ہے۔ پھر یہ نور دل کی طرف چمکتا ہے اب یہ نور ایمان ہوتا ہے اور بندے کا فعل ایمان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

”لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا“۔[20]

ایمان دو عضو پر ہوتا ہے:

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایمان دو عضو پر لاگو ہوتا ہے دل اور زبان پر یعنی دل سے پہچانا اور زبان سے اقرار کرنا ایمان ہے۔ جب تک اقرار زبان کا اور پہچاننا دل کا نہ ہو تو ایمان نہیں ہوتا اور کامل ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانے کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی مثل و شریک نہیں بے چوں و بے چگونہ ہے۔[21]

ایمان کا محل:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایمان کا محل دل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ[22]

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھ دیا ہے۔

ایمان کی اقسام:

حضرت قطب عالم سید السادات مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کہ ایمان کی تین اقسام ہیں۔

- ایمان استدلالی

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 22, 2025

- ایمان تقلیدی
- ایمان مشاہدتی

ایمان استدلالی یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر کرے کہ یہ معلق بے ستون اور جائے بلند ہے اور نشیب بھی رکھتا ہے۔ اس کا کوئی خالق ہے پس ایمان لائے اور یقین کرے۔ اللہ تعالی کو اُس کی کھلی نشانیوں سے پہچاننا ایمان ہے کہ نہیں ہے۔ جیسا کہ بندہ اپنے آپ میں دیکھے اور کہے اس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور یہ قول مبارک اس حدیث پاک کا مصداق ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

”جس نے اپنے نفس کو پہچانا پس اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا“([23])

اور آسمان اور زمین میں نظر کرے اور ان چیزوں میں جو کہ آسمان اور زمین میں ہیں کہ ان کا کوئی صانع (یعنی بنانے والا) ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے۔

ایمان مشاہدتی یہ ہے کہ جب کسی ولی کی نظر بھشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم پر پڑتی ہے تو کہتا ہے کہ ان سب کا کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ جس وقت انسان کا ایسا مرتبہ ہو جاتا ہے تو مجاہدہ سے ذات خدا تعالی کو دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

”پھر یہ نور دل سے سینے کی طرف چمکتا ہے تو یہ نور اسلام ہوتا ہے اور بندے کا فعل اسلام ہوتا ہے۔ پس اس کے واسطے طبع ہو جاتا ہے افَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ الإسلام، کیا ہی وہ جس کا سید اللہ تعالی نے اسلام کے لیے کھول دیا“۔([24])

پھر وہ نور اعضاء کی طرف منتشر ہو جاتا ہے تو بندہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہے اور اور احکام الہی کی فرمانبرداری کرتا ہے اور یہ نور تقویٰ کا نور ہے۔ پس اللہ تعالی بندے کو حکم دیتا ہے تو وہ اس نور کی وجہ سے اس کو قبول کرتا ہے، پھر وہ بندہ مومن متقی ہو جاتا ہے۔

”ان اکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اتقَکُمْ“ ([25])

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

”بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے“

پھر حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے تقوی کی تین اقسام بیان فرمائیں۔ تقوی شریعت / تقویٰ عام یہ ہے کہ سالک کفر، گناہوں اور بدعتوں سے پرہیز کرے۔ تقوی طریقت / تقویٰ خاص یہ ہے کہ سالک لایعنی چیزوں سے پرہیز کرے یعنی جو چیز نہ نفع دے نہ نقصان پہنچائے مباحات میں سے ہو تو اس سے بچے۔ تقویٰ حقیقت یٰ خاص الخاص یہ ہے کہ مسالک اللہ تعالی کے ماسوا سے پرہیز کرے اور یہ وہی تقوی ہے)۔([26])

توبہ کے مسائل:

توبہ کا معنی ہے گناہوں سے رجوع کرنا اور اللہ تعالی کی طرف پلٹنا۔ یہ اللہ کے بندوں کے لیے ایک عظیم نعمت ہے، جو انہیں اپنی خطاؤں پر نادم ہونے اور اصلاح کا موقع فراہم کرتی ہے۔ قرآنِ کریم میں توبہ کو اللہ کی محبت کا سبب قرار دیا گیا ہے، توبہ دل کی خالص ندامت اور گناہوں کو ترک کرنے کے عزم کے ساتھ کی جاتی ہے، اور یہ بندے کو اللہ کی رحمت کے قریب لے جاتی ہے۔ اس عمل کے ذریعے بندہ اپنے اعمال کی اصلاح کرتا ہے اور اللہ کی معافی کا طالب بنتا ہے۔ خزانہ جلالی میں ہے کہ حضرت قطب عالم سید السادات جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب شعر کہا:

تَعْصِ الْإِلَهَ وَأَنْتَ مُظْهِرُ حُبَّهُ
هَذَا لَعَمْرِي فِي الْفِعَالِ بَدِيعُ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَا طَعْتَهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ([27])

”تو نافرمانی کرتا ہے اللہ کی اور اس سے تو اپنی محبت کو ظاہر کرتا ہے، مجھے اپنی اس زندگی کی قسم کاموں میں یہ عجیب بات ہے، اگر تیری محبت سچی ہوتی تو یقیناً تو اس کی فرمانبرداری کرتا، بے شک محب جس شخص کو محبوب بناتا ہے اس کا حکم مانتا ہے“۔

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

دل کے زنگ کا علاج:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"دل کے تصفیہ کی مثال زنگ بھرے شیشہ کی ہے کہ جس وقت اس آئینہ کو منتقل کرتے ہیں تو اس کا زنگ جاتا رہتا ہے۔ اور سب چیزیں اس آئینہ میں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اسی طرح دل کے زنگ کا مستقل علاج استغفار ہے جس سے وہ روشن ہو جاتا ہے"۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

"إن للقلوب صدأ كصدإ الحديد وجلاؤها الاستغفار"(28)

(بے شک دلوں کے واسطے بھی ایک زنگار ہے تانبے کے زنگار کی طرح اور اس کو روشن کرنے والا استغفار ہے)۔(۲)

اللہ تعالی گناہ گار کو دھتکارتا نہیں:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ایک میں نے توبہ کی پھر گناہ میں پڑ گیا پھر توبہ کا خیال آیا اور سچی توبہ کی تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور گناہ گار مجرم بندہ کو گناہ کے سبب اپنے سے دھتکارتا نہیں بلکہ یا آیھا الَّذِینَ آمَنُوا ایمان کے خطاب کے ساتھ توبہ کا حکم فرماتا ہے"۔(29)

خزانۃ الفوائد میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے: "یَا أَیُّهَا الَّذِینَ فَسَقُوا" سے خطاب نہیں فرمایا یہ اللہ تعالی کا فضل و کرم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا

اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو سچی توبہ

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا توبہ تو گناہ کے بعد ہی ہوتی ہے۔(30)

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

"قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ توبہ کرنے والے کو اپنی طرف اضافت کرتے ہوئے یاعبادی سے خطاب فرمایا یعنی اے میرے بندے"۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ اسرفو عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ(۳)

"آپ ﷺ فرمادیں اے میرے بندو! جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنی جانوں پر تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تعالی سب گناہ بخش دیتا ہے، بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے"۔

توبۃ النصوح کے معنی:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

"توبہ النصوح میں نصوح بروزن فعول مبالغہ کے واسطے ہے اور اس کی وجہ اشتقاق تین طرح سے ہے"۔([31])

۱۔ نصوح یعنی الخلوص۔ پس توبہ نصوح کے معنی ہیں کہ تم خالص توبہ کرو۔ یعنی توبہ صادق۔

۲۔ نُصُوحٌ مشتق ہے مِنَ النُّصْحِ وَ هُوَ الْوَعظ یں ایسی توبہ کرو کہ وعظ اور نصیحت کرنے والی ہو اور گناہوں سے باز رکھنے والی ہو۔

۳۔ نُصُوحٌ مشتق ہے مِنَ النَّصَاحَةِ و هي الخياطة یعنی سینا یعنی ایسی توبہ جو دین کی پاریدگیوں (سوراخ) کو سینے والی ہو۔

جامع العلوم میں ہے:

"حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ توبۃ النصوح دل سے ندامت (ندامۃ)، زبان سے استغفار (استغفار) اور اعضا سے نافرمانی اور معصیت کے چھوڑنے (ترک بالجوارح) کا نام ہے"۔

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

جو زبان سے استغفار کرتا ہے اور دل سے پشیمان نہیں ہوتا اور گناہ پر اصرار کرتا ہے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے رب سے مزاح کرتا ہے۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ یہ اشعار اکثر پڑھتے اور فرماتے کہ میں نے یہ اشعار ایک دیوانہ سے سنے ہیں۔(32)

شرم نداری که گناه میکنی
سنگ نکند باسگ بیگانگان
نامه خود راچه سیاه میکنی
آنچه تو با حضرت حق میکنی

"تو شرم نہیں کرتا کہ گناہ کرتا ہے، اپنے جمعہ اعمال کو سیاہ کرتا ہے رگ بیگانے سنگ کے سامنے ایسا نہیں کرتا، جو تو حضرت حق کے سامنے کرتا ہے"۔

خزانۃ الفوائد الجلالیۃ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی سے حکایۃً فرمایا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

''بنده من شرم میکنی از بندگان من و نمی کنی شرم از من بس مرا کمترین ناظران میدانی''(33)

"اے میرے بندے میرے بندوں سے شرم کرتا ہے اور مجھ سے شرم نہیں کرتا، اور مجھے بندوں سے تھوڑا دیکھنے والا جانتا ہے"۔

توبہ سب ایمان والوں پر فرض ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّها الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ'' (34)

تم سب اللہ تعالی کے آگے توبہ کرو تا کہ تم دوجہان کی کامیابی پاؤ۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت کی رو سے توبہ سب ایمان والوں پر ہر ساعت میں اور ہر سانس میں فرض ہے۔

1. **کافروں** پر فرض ہے کہ کفر سے توبہ کریں۔
2. **فاسقوں** پر فرض ہے کہ وہ فرمانبردار ہو جائیں۔
3. **مومنوں** پر فرض ہے کہ وہ محسن ہو جائیں۔
4. **محسنوں** پر فرض ہے کہ وہ احسن بن جائیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

5. **واقفوں** پر فرض ہے کہ وہ نہ ٹھہریں اور آگے چلیں۔

6. **مقیموں** یعنی اقامت کرنے والوں پر فرض ہے کہ وہ اوج یعنی اوپر کی طرف رجوع کریں۔

7. **ابرار** پر فرض ہے کہ وہ مقرب ہو جائیں،

حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقربين (ابرار کی نیکیاں مقربین کے گناہ ہیں) کیونکہ ابرار ثواب کی طمع دل میں رکھتے ہیں۔ اور مقرب خاص اس کی ذات کے واسطے عمل کرتے ہیں اور ثواب پر کچھ بھی نظر نہیں کرتے۔ اگر نظر کریں تو یہ ان کا گناہ ہو گا۔

طالبوں پر فرض ہے کہ وہ واصل ہو جائیں۔

گویا کہ ہر راستہ پر چلنے والا کسی مقام پر ٹھہر جائے تو وہ اس کا گناہ ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہئیے اور آگے چلنا چاہیے۔ مقصود یہ ہے کہ تم جس مرتبہ میں ہو اس سے اور مرتبہ برتر ہے۔ اس مرتبہ سے اس مرتبہ میں آنا فرض ہے ورنہ سلوک سے رہ جائے گا۔ یہی حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

سِيرُوا سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ ([35])

آگے بڑھ گئے نیکیوں میں یعنی غیر حق کو اپنے دل سے جدا کرنے والے۔

اس لیے حضور ﷺ نے صحابہ کی تربیت کے لیے فرمایا

''والله إني لاستغفر الله واتوب إليه في اليوم اكثر من سبعين مرة''

تم اللہ تعالی سے بخشش مانگو میں اس سے سو بار ہر روز مغفرت مانگتا ہوں۔([36])

طہارت کے مسائل:

اسلام میں طہارت ظاہری عبادات کی بنیاد ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی محبوب ہے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے طہارت کو جسمانی اور روحانی پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص وضو کرتے وقت دنیا و آخرت سے دل کو جدا نہ کرے، وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل نہیں کر سکتا۔ قطب عالم سید السادات حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

همچنانکه نماز بطهارت ظاهر روا نبود سلوک که نماز باطن است بی طهارت روا نباشد (37)

جس طرح نماز طہارت ظاہری کے بغیر درست نہیں۔ اسی طرح سلوک جو کہ باطن کی نماز ہے طہارت باطنی کے بغیر درست نہیں ہوتا۔

طہارت ظاہری:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

''رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ'' (38)

ایسے لوگ (مرد) ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

طہارت وضو کے بارے میں حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

الطَّهَارَةُ فَصْلٌ و الصَّلُوةُ وَصْلٌ فَمَنْ لَّمْ يَنْفَصِلُ فِي الطَّهَارَةِ عَنِ الْكَوْلَيْنِ لَمْ يَصِلُ في الصلوة الى صَاحِبِ الْكُونَيْنِ (39)

طہارت حدث و نجاست سے جدائی اور نماز حضرت صمدیت سے ملاقات ہے جو وضو کرنے میں باطن کو دنیا و آخرت سے جدا نہیں کرتا وہ نماز میں دو جہاں کے مالک تک نہیں پہنچتا۔

تحیۃ الوضوء

حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وضوء کے بعد تحیۃ الوضوء دو رکعت پڑھتے اس کی فضیلت حدیث شریف میں یوں ہے۔

مَنْ أَحْدَثَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَلَمْ يَسْتَلْ مِنِّي حَاجَتَهُ فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ سَأَلَ مِنِّي حَاجَتَهُ وَلَمْ أَقْضِ حَاجَتَهُ فَقَدْ جَفَوْتُهُ وَلَسْتُ بِرَبٍّ جَافٍ وَلَسْتُ بِرَبٍّ جَافٍ(40)

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

جو بے وضوء تھا اور اس نے وضوء نہیں کیا پس بے شک اس نے مجھ سے جفاء کی، اور جس نے وضو کیا اور دو رکعت (تحیۃ الوضوء نہیں پڑھی تو اس نے مجھ سے جفاء کی اور جس نے دو رکعت پڑھی اور اپنی حاجت مجھ سے طلب نہیں کی پس اس نے بھی مجھ سے جفاء کی اور جس نے مجھ سے (وضوء کے بعد تحیۃ الوضوء ادا کرکے) اپنی حاجت طلب کی اور میں نے اس کی حاجت کو پورا نہ کیا تو بے شک میں نے اس سے جفاء کی اور میں جفاء کرنے والا رب نہیں ہوں، اور میں جفاء کرنے والا رب نہیں ہوں"

ادعیہ بعد تحیۃ الوضوء:

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا جب بھی وضوء فرماتے تحیۃ الوضوء ضرور پڑھتے، اسی طرح جب مسجد میں تشریف لاتے تو تحیۃ المسجد دو رکعت پڑھتے اور اگر وقت مکروہ ہو تا وضوء کے بعد اور مسجد میں تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کی بجائے تین بار یہ تسبیحات پڑھتے تھے۔

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ([41])

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسالک کے واسطے شرط ہے کہ دائم الوضوء رہے۔

طہارت باطنی:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس طرح سر کی آنکھ میں سیاہی کے اندر پتلی ہے۔ اسی طرح دل کی آنکھ میں بھی پتلی ہے۔ جو کہ تصفیہ باطن سے ظاہر ہوتی ہے۔ جب تک کہ ان چیزوں سے پاک نہ ہو گا۔ تب تک وہ پہلی روشن نہ ہو گی کہ جس سے اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہیں۔ مثلاً اگر ظاہر کی آنکھ کو خوار رکھے گا اور اس کی تیمار داری نہ کرے گا تو وہ زنگ پکڑ جائے گی، اندھی ہو جائیگی۔ پس سالک کو چاہیے کہ چشم باطن کی تیمارداری کرے۔ کیونکہ وہ بھی پہلو رکھتی ہے۔ ([42])

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 22, 2025

باطن کی طہارت یہ ہے کہ اوصاف ذمیمہ کو ترک کرے۔ جب تک اوصاف ذمیمہ کو ترک نہ کرے گا عبادات فائدہ نہ دیں گی۔ پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اوصاف ذمیمہ کو گنوایا کہ وہ یہ ہیں۔

ایضا

ان اوصاف زمیمہ کو معنی کے ساتھ طالب کی آسانی کے لیے تحریر کر دیا ہے۔

بغض: محبت باطن، نفرت، دشمنی جفاء

حنقد: عداوت، عناد، کینہ

حسد: بدخواہی، کسی کی نعمت کو دیکھ کر جلنا

شوکت

اور اس کا زوال طلب کرنا

خصومت: دشمنی، عداوت

غصب: زبردستی لینا، بد دیانتی

کینہ: دل میں بغض رکھنا

غل: کینہ، کھوٹ

خش: دھوکا، دل کی سیاہی،

جفا: ظلم ستم، زیادتی، جبر

میل بدنیا: دنیا کی رغبت

حرص: لالچ ہوس

رغبت: خواھش میل

ثناء ایشاں: اُن کی تعریف ہو

جاہ: مرتبہ، درجہ شان

ریاست سری: حکومت، اقتدار

قبول خلق: منظور، پذیرائی تسلیم کیا جاتا

منزلت: توقیر، اعزاز

تکبر: غرور، کبر و نخوت

عجب: خود پسندی، تکبر

ریاء: ظاہر داری، نفاق

شرک خفی: پوشیدہ شرک

ھواھوں، خواہش نفسانی

طمع: حرص، لالچ

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس شاخ میں میوہ نہیں ہوتا وہ اونچی ہو جاتی ہے اور جو میوہ دار ہے وہ جھک جاتی ہے اسی طرح جو شخص صاحب بزرگی و کمال ہوتا ہے وہ تواضع وانکساری کرتا ہے اور جو بزرگی و کمال سے خالی ہوتا ہے وہ تکبر و عجب کرتا ہے۔(43)

سید جلال الدین بخاری کے صوفیانہ افکار کے عملی مسائل

سید جلال الدین بخاری، جنہیں مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، نہ صرف نظریاتی بلکہ عملی تصوف کے عظیم رہنما تھے۔ ان کے صوفیانہ افکار کا عملی پہلو ان کی زندگی، تعلیمات، اور اصلاحی کوششوں میں نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ انہوں نے تصوف کو محض نظریات تک محدود رکھنے کے بجائے اسے روزمرہ کی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کی، تاکہ انسان اپنی روحانی اور دنیاوی زندگی کے درمیان توازن قائم کرسکے۔ سید جلال الدین بخاری نے شریعت کو عملی تصوف کی بنیاد قرار دیا۔ ان کے نزدیک شریعت کے اصولوں پر عمل کے بغیر طریقت اور معرفت کا حصول ممکن نہیں۔ انہوں نے عملی زندگی میں عبادات، اخلاقیات، اور سماجی ذمہ داریوں کو خاص اہمیت دی۔ ان کا پیغام یہ تھا کہ حقیقی تصوف وہی ہے جو انسان کو اللہ کی قربت کے ساتھ انسانیت کی خدمت پر بھی آمادہ کرے۔

نیت کے مسائل:

حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے تصوف میں نیت کو بنیادی مقام حاصل تھا۔ آپ نے یہ تعلیم دی کہ ہر عمل کی قبولیت اس کی نیت پر منحصر ہے۔ آپ کے نزدیک اعمال کی روحانی قدر تبھی ممکن ہے جب ان کی بنیاد خالص نیت ہو، جو اللہ کی رضا کے لیے ہو۔ چاہے علم حاصل کرنے کی جستجو ہو یا روزمرہ کے امور، آپ نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ نیت کو پاکیزہ اور مقصد کو اعلیٰ بنایا جائے تاکہ انسان اللہ کی قربت حاصل کرے۔ خزانہ جلالی میں ہے کہ حضرت قطب عالم سید السادات مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ الاقدس نے فرمایا

هر که خواهد عملی کند اول نیت صادق باید او را برائے رضاء خدا(44)

جو کوئی عمل کرے پہلے نیت سچی کرے اور خدا کی رضا کی نیت کرے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 22, 2025

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف بیان کی:

انما الاعمال بالنیات وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ([45])

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور بے شک ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی)

کھانے کی نیت:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کھانا کھائے تو نیت یہ ہو کہ کھانے سے طاقت حاصل ہو گی تو تعلیم حاصل کروں گا، عبادت کر سکوں گا۔ لقمہ اچھا کھائے تو دوسروں کی نسبت کام بھی زیادہ کرے اور ذکر بھی طاقت سے کرے تاکہ جو کھایا تحلیل ہو جائے۔(۳)

جبکہ جامع العلوم میں یوں ہے کہ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اگر کھانے میں عبادت کی نیت ہو تو حجاب نورانی خالص ہوتا ہے ورنہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی دھواں۔ دوسروں کو کھلائے تو اس نیت کے ساتھ کہ ہر شخص اپنا رزق کھا رہا ہے۔ میں تو حمال (اٹھانے والا) ہوں۔([46])

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جس نے ارادے کا شکر ادا نہ کیا اس نے ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہ کیا یعنی جس نے نیک نیتی کا شکر نہ کیا اس نے نعمت کا شکر نہ کیا۔ ([47])

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

ما برائی آن نه نشسته ایم که دست میرسانیم بلکه برائی آن نشسته ایم تا دست مغفور بر دست مارسد

"ہم اس لیے نہیں بیٹھے کہ لوگوں تک ہاتھ پہنچائیں (بیعت کریں) بلکہ ہم تو اس لیے بیٹھے ہوئے ہیں کہ کوئی بخشا ہوا ہاتھ ہمارے ہاتھ سے لگ جائے۔ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو فتح باب کی نیت سے، اربعین ایام اعتکاف بیٹھے مشغول ہو اور اطاعت بجالائے تو ہرگز فتح باب نہ ہو گا۔

لَا يُفْلِحُ وَلَا يُفْتَحُ لَهُ الْبَابُ قَطُّ

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

نہ فلاح پائے گا اور نہ ہی اس کے لیے فتح باب ہو گا

جب تک ہر اطاعت تزکیہ نفس تصفیہ باطن اور اللہ تعالی کی رضا کے لیے نہ ہو۔([48])

سندھ کی ایک عورت حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آتی تھی ایک دن اس نے عرض کیا کہ مجھے عرش، کرسی، بہشت اور دوزخ کا مکاشفہ ہوتا ہے۔ آپ دعا کریں کہ حجاب ہو جائے میں کیا کروں۔

من شیفته جمال لا یزال توام این تماشه چه می نمائی([49])

میں تو تیرے جمال لایزال کی شیفتہ ہوں تو مجھے یہ کیا تماشا دکھاتا ہے۔

میں تو اس کے دیدار کی طالبہ ہوں اور جو صلوٰۃ الفردوس میں پڑھتی ہوں وہ آپ کے واسطے پڑھتی ہوں۔ حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نے اُس سے فرمایا کہ تم صلوۃ الفردوس اس نیت سے پڑھا کرو کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے جنت الفردوس عطا فرما تا کہ وہاں جا کر میں تیرا دیدار کروں۔([50])

وعده لقاء به بهشت است

(وعدہ لقاء بہشت سے ہے)

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگ آخری زمانے میں عمرہ برائے تماشہ کریں گے اور سیر و تفریح کریں گے اور غنی لوگ تجارت کیلئے جبکہ فقراء مانگنے کے لیے حج کریں گے۔

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مشائخ فرماتے ہیں جو شخص اپنی ہوا یعنی دنیاوی خواہش کے ساتھ بیت اللہ کے قریب ہو گا تو بیت اللہ کے مالک سے دور ہو جائیگا۔ اور جو شخص اپنے نفس کی خواہش ترک کرے گا پس وہ بیت اللہ کے مالک تک پہنچ جائے گا:

الطَّرِيقُ إِلَى الْبَيْتِ بَعِيدٌ، وَ إِلَى رَبِّ الْبَيْتِ قَرِيبٌ، فَمَنْ زَارَ الْبَيْتَ تَوَى اللهِ صَارَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ

وَمَنْ زَارَ الْبَيْتَ بِهَوَى النَّفْسِ صَارَ مِنَ المُبعدين

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

گھر کی طرف راستہ دور ہے اور گھر کے مالک کا راستہ قریب ہے پس جس نے اللہ کی رضا کے لیے زیارت کی وہ مقربین میں سے ہو گیا اور جس نے اپنے فن کی خواہش کے لیے گھر کی زیارت کی پس وہ گھر کے مالک سے دور ہو گیا)۔

پھر فرمایا پس ہر کام جو کرے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرے نہ کہ نفس کے لیے

قوم بحج رفته کجائید کجائید

محبوب همین جاست بیائید بیائید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ، وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو، اور ہم اس کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔([51])

علم و عمل، اخلاص وادب:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک علم اور عمل کا امتزاج راہ سلوک کی بنیاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عبادت بغیر علم کے عداوت ہے، اور علم بغیر عمل کے اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے، جبکہ عمل بغیر اخلاص کے بندے کے لیے فریب ہے۔ علم فقہ کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ قرار دیتے ہوئے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ علم صرف یاد کرنے کا نام نہیں بلکہ وہ عملی زندگی میں تقویٰ، زہد، اور اوصافِ ذمیمہ سے پاکیزگی کے ذریعے ظاہر ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرے، ورنہ وہ جاہل کے برابر ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ طریقت اور حقیقت کا راستہ شریعت کے علم کے بغیر طے نہیں ہو سکتا، آپ نے ہمیشہ شاگردوں کو علم حاصل کرنے اور اسے عملی زندگی میں اپنانے کی تاکید کی۔ جیسا کہ خزانہ جلالی میں حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے طاعت کے بارے میں یوں فرمایا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

إنَّ الطَّاعَةَ بِغَيْرِ عِلْمٍ عَدَاوَةٌ وَالْعِلْمُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ مُحَمَّةُ اللهِ تَعَالَى عَلَى عِبَادِهِ وَالْعَمَلُ بِغَيْرِ الإِخْلَاصِ غُرُورُ لِلْعَبْدِ وَأَسَاسُهُ عَلَى هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ الطَّاعَةُ مَع الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ مَعَ الْعَمَلِ وَالْعَمل مَعَ الْإِخْلَاصِ (52)

بے شک عبادت علم کے بغیر عداوت ہے اور علم عمل کے بغیر اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے اور عمل بغیر اخلاص کے بندے کے لیے غرور ہے۔ بندہ کے لیے اس کی طاعت کی بنیاد ان تین چیزوں پر ہے۔ عبادت علم کے ساتھ اور علم عمل کے ساتھ اور عمل اخلاص کے ساتھ۔

جامع العلوم میں حضرت مخدوم نے طاعت میں ادب کے بارے میں یوں فرمایا:

الْعَبْدُ بِالطَّاعَةِ يَصِلُ إِلَى الْجَنَّةِ وَادْبُهُ فِيهَا يَصِلُ إِلَى اللهِ تَعَالىٰ(53)

بندہ بسبب طاعت وعبادت جنت میں پہنچتا ہے اور طاعت میں ادب کو ملحوظ خاطر رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی بار گاہ میں پہنچتا ہے۔

علم و عمل:

آپ نے علم و عمل میں اخلاص اور ادب کو بنیادی اصول قرار دیا۔ فرمایا کہ بندہ طاعت کے ذریعے جنت تک پہنچتا ہے، لیکن طاعت میں ادب کو ملحوظ خاطر رکھ کر اللہ کی بار گاہ تک رسائی ممکن ہوتی ہے۔ آپ نے اس بات پر تنبیہ کی کہ نادان صوفی دین کے چور اور مسلمانوں کے راستے کے راہزن ہیں، اور سلوک میں آنے والوں کو سب سے پہلے علم حاصل کرنے کی تاکید کی۔ جاہل آدمی کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے کسب وکار میں مشغول رہے، نماز اور ذکر کا اہتمام کرے، اور خیر کے اعمال انجام دے۔ آپ کے نزدیک ایسا علم جو عمل کے بغیر ہو، انسان کو اللہ سے دور لے جاتا ہے، جبکہ علم پر عمل اللہ کے خوف اور تقرب کا ذریعہ ہے حضرت قطب عالم سید السادات مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

هیچ کاری برائے تقرب الی اللہ تعالی بہتر نیست همچون مشغولی بعلم فقه

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے علم فقہ سے زیادہ بہتر کوئی علم نہیں۔([54])

راہ سلوک میں علم بنیاد ہے اگر بنیاد مضبوط نہ ہو تو عمارت جلد خراب ہو جائے گی اور فرمایا عالم فقیہ وہ نہیں کہ مسائل و کتابیں بہت یاد رکھتا ہو بلکہ فقیہ وہ ہے کہ دنیا میں زاہد ہو۔ اپنے اندر دنیا، مال، عزت، اقبال، یکتائی کی محبت، چوری، کھوٹ، حسد، کینہ فخر، عداوت، بغض سے پاک رکھے اور علم اس قدر سیکھے کہ عمل میں لائے۔(۳)

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا ہے:

الْعُلَمَاءُ وَرَثَة الْأَنْبِيَاء

علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

اس کی وضاحت آپ نے خزانہ جلالی میں یوں فرمائی کہ:

راہ سلوک میں علم بنیاد ہے، جو عمارت اساس پر نہ رکھیں جلد خراب ہو جائے گی۔ عالم فقیہ وہ نہیں کہ مسائل اور کتابیں بہت یاد رکھتا ہو بلکہ فقیہ وہ ہے کہ دنیائیں زاہد ہو اور اپنے اندر کو لایئے، دنیا، عہدہ، مال، عزت، غرض اور اوصاف ذمیمہ سے پاک رکھے اور علم درایت (علم معقولی منطق، فلسفہ وغیرہ) اس قدر سکے کہ عمل میں اتنی مقدار کے ساتھ مشغول ہو جس قدر اس کو علم ہو یعنی جتنا علم اتنا اس پر عمل ہو تو علیم وراثت اس کو پہنچے؟ یعنی انبیا علیہم السلام کے ساتھ اس کی نسبت درست ہو گی۔([55])

جامع العلوم میں ہے کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا! کہ جب آپ کے پاس کوئی سلوک کے لئے حاضر ہوتا تو آپ اس کو علم پڑھنے کی تاکید فرماتے اور فرماتے کہ جب تک علم نہ ہو گا تو اختلاف و اجماع و اتفاق کو کیسے پہچانے گا۔([56])

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

جاہل صوفیوں سے دور رہو:

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خزانہ جلالی میں ہے کہ:

لا تکن من الْجُهَّالِ الصُّوْفِيَةِ فَإِنَّهُمْ لُصُوصُ الدِّينِ وَ قُطَاعُ الطَّرِيقِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

تو نادان صوفیوں میں سے نہ ہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے راستے کے راہزن ہیں۔ (57)

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی مکہ و مدینہ مبارک سے گازرون کی خانقاہوں میں سلوک کے لیے آتا اور علم نہیں رکھتا تو سب سے پہلے اس کو چار مذہبوں میں سے جو مذہب رکھتا ہو اس مذہب کے مدرسے میں بھیج دیتے۔ جب فقیہ ہو جاتا تو اس کو اوراد کا حکم دیتے۔ پھر فرمایا لیکن دعا گو (حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ) اوراد کا حکم دیتا ہے تاکہ مصروف رہیں۔

عامی کے لیے ہدایت:

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی ذرا سے علم کے ساتھ مشغول ہو جائے تو اس کو مکاشفہ تو ہو جائے گا لیکن ان معانی کا الہام نہ ہو گا جب تک اُس میں علم فقہ و اصول فقہ و علم کلام نہ ہو کیونکہ طریقت و حقیقت جو کہ شریعت سے بڑی ہیں جب تک شریعت کو خوب نہ جانے گا طریقت و حقیقت کو کب جانے گا:

جاهل عامی را باید که مشغول نشود، بکسب کار خود باشد پنج وقت نماز بگذارد، ذکر بگوید و خیر بکند(58)

جاہل عامی کو چاہیے کہ مشغول نہ ہو، اپنے کسب و کار میں رہے، پانچ وقت نماز پڑھ لے، ذکر کرے اور خیر کرے۔

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 22, 2025

اتباع پیغمبر ﷺ:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محبوبیت پیغمبر ﷺ کی اتباع میں ہے آپ نے اس بات کی وضاحت کی کہ پیغمبر ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا شخص ان کے اقوال، افعال اور احوال کی پیروی کرے گا۔ حضرت مخدوم جہانیاں نے فرمایا کہ جو شخص پیغمبر ﷺ کی اتباع میں کسی قسم کی کمی کرے گا یا مخالفت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کا دشمن ہو گا اور اس کا حال بھی برعکس ہو گا۔ یہ ایک عظیم اصل ہے جو انسان کو اللہ کی محبت اور قرب حاصل کرنے کا راستہ دکھاتی ہے۔ حضرت قطب عالم سید السادات مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محبوبیت پیغمبر ﷺ کی اتباع میں حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قل إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ (59)

آپ ﷺ فرمادیں اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالی تم سے محبت فرمائے گا۔

اتباع کی تفسیر میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فَاتَّبِعُونِي بِالْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ وَالْأَحْوَالِ

تم میرے اقوال، افعال اور احوال کی پیروی کرو

جو کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے تو وہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کی قول فعل اور حال میں پیروی کرے تو وہ محبوب بن جائے گا۔ یہ ایک اصل عظیم ہے۔ اور جو شخص اس کی مخالفت کرے گا اس کے بارے میں فرمایا کہ:

هر که برعکس این بود حال او برعکس بود یعنی هر که مخالفت میکند دشمن دارد او را خدائے تعالیٰ(60)

جو کہ اس کے برعکس کرے گا یعنی اتباع قولاً، فعلاً وحالا نہیں کرے گا اس کا حال بھی برعکس ہو گا اس کو اللہ تعالی دشمن رکھے گا۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

یعنی رسول اللہ ﷺ ہوائے نفس سے نہیں کہتے ہیں مگر یہ کہ اللہ کی طرف سے وحی آئی ہو۔ پس آپ کا قول بھی وحی فعل بھی وحی اور حال بھی وحی ہوا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحى يوحى (61)

اور وہ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے، وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے۔

شریعت، طریقت، حقیقت:

شریعت اسلام کا بنیادی قانون ہے جو انسانوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو واضح کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہدایات پر مبنی ہے اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی بنیاد پر قائم ہے۔ شریعت میں انسانوں کے ایمان، عبادات، معاملات، اخلاقیات، اور سوسائٹی کے ساتھ تعلقات کے متعلق تمام اصول موجود ہیں۔ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شریعت ایک ایسا راستہ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جاتا ہے اور اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ شریعت کی پیروی کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ یہ زندگی کو اللہ کی ہدایت کے مطابق گزارنے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

الشَّرِيعَةُ أَقْوَالِي وَالطَّرِيقَةُ أَفْعَالِي وَالْحَقِيقَةُ أَحوَالِى

شریعت میری گفتار ہے اور طریقت میرے افعال ہیں اور حقیقت میرے احوال ہیں۔

اُمت میں سے کوئی شخص ولی نہیں ہوتا ہے۔ مگر پیغمبر ﷺ کی گفتار، کردار اور رفتار میں پیروی کرنے سے اور اگر ان میں سے کسی بات میں ﷺ اسلام کی مخالفت کرے تو وہ ہرگز ولی نہیں ہوتا ہے، بلکہ وہ بدعتی ہوتا ہے۔ اور اہل بدعت کو ولایت کا مرتبہ نہیں دیا جاتا۔ ولی کی کرامت اتباع کے بغیر استدراج ہے کرامت نہیں ہوتی:

لا يَكُونُ وَلِيًّا مَا لَمْ يَكُنْ مُتَّبِعًا لِنَبِيهِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَحَالًا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

ولی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے نبی کا پیروکار نہ ہو قول و فعل و حال میں۔(62)

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سالک کو چاہیے کہ سید عالم ﷺ کی متابعت پر چلے اس کا کام زیادہ آسان ہو جائے گا اور قربت اور محبوبیت حاصل ہو جائے گی۔ اہل بدعت، بدعت کو قربت جانتے ہیں جیسے لوہا اور تانبا پہننا، داڑھی تراشنا، جیسا کہ قلندروں کی ہوتی ہے یہ قربت نہیں ہے بلکہ دوری اور گمراہی ہے۔

کمال آنست هر چند که قرب بیشتر شود و طاعت بیشتر شود(63)

کمال یہ ہے کہ جتنی قربت زیادہ تر ہو تو طاعت و عبادت بھی زیادہ ہوں، خاص کر سالک کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔

ظاہری و باطنی عبادت:

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عبادت کہتے ہیں کہ بندہ ایسے ہی اللہ تعالی سے مخاطب ہوتا ہے۔ جیسے حاضر شخص سے کام کیا جاتا ہے۔ یہاں عبادت کی حقیقت بیان کرنا ضروری ہے۔ عبادت یہ ہے کہ اتنی تعظیم کی جائے کہ اس سے بڑھ کر کسی کی تعظیم نہ کی جاتی ہو۔

شریعت میں عبادت کئی طرح کی ہیں ظاہری عبادت کا تذکرہ کچھ اس طرح ہے۔ زبان کی عبادت یہ ہے کہ ذکر اللہ کو یاد رکھنا قرآن کا پڑھنا تسبیح و تحلیل کرنا دعائیں پڑھنا اور دعا کرنا

عبادت آنکھوں کی یہ ہے قرآن شریف، کعبہ شریف کی زیارت کرنا، علما، مثلا انبیاء علیہم السلام اولیاء رضوان اللہ کی زیارت کرنا، شہیدوں اور صلحاء کی قبروں کی زیارت کرنا جنہوں نے اپنی عمریں یادیں انہی میں گزاری۔ راہ خدا میں اپنی مخلوقات آسمان ستارے دریا سب کو دیکھنا اس پہلو ہے کہ ان میں خدا کی قدرت نظر آتی ہے۔ کانوں کی عبادت یہ ہے کہ کلام اللہ کا سنا اور اس سے اللہ کی محبت بڑھتی ہے۔

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

اور بندگی کا شوق بڑھتا ہے شیطان اور اس کے چیلوں سے نفرت ہوتی ہے ہاتھ اور پاؤں کی عبادت یہ ہے ہاتھ سے قرآن پاک اسمائے باری تعالی لکھتا اور پاؤں کی عبادت یہ ہے مسجد میں نماز کے لیے جانا، حج کے سفر پر روانہ ہوتا۔ صالحین کی زیارت یا جہاد کے لیے جانا یا حاجتمندوں کی مدد کیلئے

باطن کی عبادت یہ ہے عقل کی عبادت کہ اللہ کی نشانیوں اور قرآن کے معنی میں غور و فکر کرنا اور احکام شریعت میں توجہ کرنا، نفس کی عبادت کہ روزہ اور اعتکاف میں صبر کرنا اور اللہ کے حکم سے اس کی رضا کے لئے مرغوب اور جائز چیزوں کو چھوڑے مصیبت کے وقت واویلا کرنا سینہ پیٹنا سے باز رہنا اور اپنے آپ کو حرام اور گناہ کی چیزوں سے بچانا۔ دل کی عبادت کہ اللہ کے دوستوں سے دوستی رکھنا اور دشمنوں سے دشمنی کرنا، عذاب آخرت سے ڈرنا اور اس سے ثواب کی امید رکھنا۔ روح کی عبادت کہ اللہ کے مشاہدہ میں اور مراقبہ میں عزت اور سکون پانا۔ سر کی عبادت کہ معرفت حق میں ڈوبا رہنا اور زکوۃ خیرات وغیرہ دینا عبادت سے تعلق رکھتی ہے۔([64])

درج بالا اقتباس میں سید جلال الدین بخاری نے بڑے خوبصورت انداز میں حواس خمسہ کی ظاہری عبادت باطنی عبادت کا تذکرہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ ظاہری عبادت کے ساتھ ساتھ عقل اور سر اور بال کی باطنی عبادت کو جاری رکھا جائے تو پھر ہی عبادت نقطہ کمال تک پہنچ جاتی ہے اور عبادت کے متعلق اس ساری بحث سے معلوم ہوا کہ عبادت کی حقیق میں تمام اعضا کو اللہ کی رو میں اور اس کی مرضیات میں مشغول کرتا ہے۔

خلاصہ کلام:

سید جلال الدین بخاری، جنہیں مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے لقب سے جانا جاتا ہے، نہ صرف ایک عظیم صوفی تھے بلکہ ان کے افکار میں عملی تصوف کا عنصر بھی گہرا تھا۔ ان کی تصوف کی تعلیمات میں سب سے اہم اصول شریعت کی پیروی اور اس کی بنیاد پر طریقت اور معرفت کا

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

حصول تھا۔ سید جلال الدین نے عملی زندگی میں عبادات، اخلاقیات، اور سماجی ذمہ داریوں کو اہمیت دی اور انہیں روزمرہ کی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کی۔ ان کا پیغام یہ تھا کہ حقیقی تصوف وہی ہے جو انسان کو اللہ کی قربت اور انسانیت کی خدمت کے ساتھ جوڑے۔

سید جلال الدین بخاری نے تزکیہ نفس کو عملی تصوف کا مرکزی نقطہ قرار دیا۔ ان کے نزدیک، روحانی پاکیزگی اور باطنی اصلاح کے بغیر تصوف کا حقیقی مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو یہ سکھایا کہ اپنی عبادات اور روزمرہ کے اعمال میں خلوص اور خشوع کو شامل کریں تاکہ ظاہر اور باطن میں ہم آہنگی پیدا ہو سکے۔ ان کے نزدیک تصوف صرف عبادات تک محدود نہیں تھا بلکہ اس کا مقصد انسان کو معاشرتی سطح پر بھی اصلاحی کردار ادا کرنے کی تربیت دینا تھا۔ حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تصوف میں نیت کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر عمل کی قبولیت اس کی نیت پر منحصر ہے، اور اگر نیت اللہ کی رضا کے لیے ہو تو عمل کی روحانی قدر پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ نیت کو خالص اور پاکیزہ رکھنا ضروری ہے تاکہ انسان کی عبادات اور اعمال اللہ کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکیں۔ آپ نے کھانے، عبادات اور دیگر اعمال کے لیے بھی نیت کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ اگر انسان اپنی ہر حرکت میں اللہ کی رضا کا خیال رکھے تو وہ روحانی ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک علم اور عمل کا امتزاج صوفیانہ سلوک کی بنیاد تھا۔ آپ نے فرمایا کہ عبادت علم کے بغیر عداوت ہے، علم کے بغیر عمل اللہ کا حجت ہے، اور عمل اخلاص کے بغیر فریب ہے۔ آپ نے اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ یہ نصیحت کی کہ علم حاصل کریں اور اسے عملی زندگی میں اپنائیں۔ آپ نے فرمایا کہ عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرے، ورنہ وہ جاہل کے برابر ہے۔ آپ نے طریقت کی راہ پر چلنے والوں کو ہمیشہ علم حاصل کرنے اور اس علم کو عملی زندگی میں اتارنے کی ترغیب دی تاکہ وہ اللہ کی رضا کے حقیقی راستے پر چل سکیں۔

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

حوالہ جات

1. جمالی دہلوی (۲۰۰۱ء)، سیر العارفین: مطبع رضوی، جامعہ ہمدرد دہلی، ص ص:۱۴۷
2. سہروردی، **محمد نعیم طاہر**، (۲۰۰۵ء)**تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ**، اشاعت اوّل، زاویہ پبلشرز، لاہور، ص:۱۶۲
3. **قادری، محمد ایوب**، (۱۹۹۳ء)، **مخدوم جہانیاں جہاں گشت**: ادارہ تحقیق و تصنیف، کراچی، ص:۹۰
4. صبا، سید محمود علی (۱۹۶۴)، ریاض الانساب: مگدھ پریس، پٹنہ، ص.۱۲۹
5. سمنانی، جہانگیر اشرف (۱۲۹۹ھ)، لطائف اشرفی، مرتبہ نظام یمنی: نصرت المطابع، دہلی، ج:۱، ص:۳۹۲۔
6. سہروردی، **محمد نعیم طاہر**، (۲۰۰۵ء)**تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ**، بار اوّل، زاویہ پبلشرز، لاہور، ص:۱۶۵
7. سہروردی، شاہ مراد، (۲۰۰۰ء)، **شان اولیاء المعروف ہفتاد اولیاء**، مشتاق بک کارنر لاہور، ص:۴۲۱
8. سہروردی، **محمد نعیم طاہر**، (۲۰۰۵ء)**تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ**، بار اوّل، زاویہ پبلشرز، لاہور، ص:۱۶۵
9. جمالی دہلوی (۲۰۰۱ء)، سیر العارفین: مطبع رضوی، جامعہ ہمدرد دہلی، ص ۱۶۳
10. سہروردی، **محمد نعیم طاہر**، (۲۰۰۵ء)**تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ**، بار اوّل، زاویہ پبلشرز، لاہور، ص:۸۱
11. **ایضاً**: ص:۱۶۸۔۱۶۹
12. **قادری، محمد ایوب**، (۱۹۹۳ء)، **مخدوم جہانیاں جہاں گشت**: ادارہ تحقیق و تصنیف، کراچی، ص:۱۳۱

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

13. سہروردی، **محمد نعیم طاہر،(۲۰۰۵ء)تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ**، بار اوّل، زاویہ پبلشرز، لاہور،
14. سندھی، عبد المجید میمن (۲۰۱۲ء)، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں: قومی کتاب گھر، لاہور،۔ ص: ۴۱۴
15. شیخ محمد اکرام (۱۹۴۰ء)، آب کوثر: ادارہ ثقافت اسلامیہ ، لاہور، پاکستان۔ ص: ۲۸۴
16. سندھی، عبد المجید میمن (۲۰۱۲ء)، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں: قومی کتاب گھر، لاہور، ص: ۴۱۵۔

17. النور:۳۵
18. حکیم عبد الحي (۱۹۴۷ء)، نزہۃ الخواطر، دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، ج: ۲، ص:۱۴۸
19. علاء الدین، علی حسین(۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۴۵
20. المجادلۃ:۲۲
21. مرزا، سخاوت (۱۹۶۲ء)، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، اعجاز مشین پریس، حیدرآباد، ص:۱۸۷
22. علاء الدین، علی حسین(۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۴۶
23. الحجرات:۱۳
24. علاء الدین، علی حسین(۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۴۸
25. حکیم عبد الحي (۱۹۴۷ء)، نزہۃ الخواطر، دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، ج: ۲، ص:۱۶۶
26. المناوی، محمد عبد الروؤف (۲۰۰۶ء)، فیض القدیر، دار المعرفۃ، بیروت، ج: ۲، ص:۵۰۱
27. منڈاردی، خلیل احمد (۱۹۱۸ء)، مراءت جلالی، اسرار کریمی پریس، الہ آباد، ص:۵۵

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

28. بہاء، احمد بن یعقوب (س۔ن)، خزانۃ الفوائد الجلالیۃ، گیلانی لائبریری، اوچ، ص:۸۹
29. مرزا، سخاوت (۱۹۶۲ء)، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، اعجاز مشین پریس، حیدرآباد، ص:۱۲۱
30. حکیم عبد الحي (۱۹۴۷ء)، نزہۃ الخواطر، دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، ج:۲، ص:۱۷۰
31. بہاء، احمد بن یعقوب (س۔ن)، خزانۃ الفوائد الجلالیۃ، گیلانی لائبریری، اوچ، ص:۸۹
32. النور:۳۱
33. ملا علی قاری، علی بن سلطان (۲۰۰۲ء)، مرقاۃ المفاتیح، دار الفکر، بیروت، ج:۴، ص:۱۵۴۰
34. علاء الدین، علی حسین (۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۵۸
35. علاء الدین، علی حسین (۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۶۵
36. التوبۃ:۱۰۸
37. علاء الدین، علی حسین (۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۶۶
38. ایضا ص:۶۶
39. ایضا، ص:۶۸
40. مرزا، سخاوت (۱۹۶۲ء)، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، اعجاز مشین پریس، حیدرآباد، ص:۱۵۳
41. ایضا
42. علاء الدین، علی حسین (۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۶۶
43. ملا علی قاری، علی بن سلطان (۲۰۰۲ء)، مرقاۃ المفاتیح، دار الفکر، بیروت، ج:۴، ص:۱۵۴۰

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

44. علاء الدین، علی حسین(۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۴۶

45. بہاء، احمد بن یعقوب(س۔ن)، خزانۃ الفوائد الجلالیۃ، گیلانی لائبریری، اوچ، ص:۱۰۵

46. علاء الدین، علی حسین(۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۴۶

47. بہاء، احمد بن یعقوب(س۔ن)، خزانۃ الفوائد الجلالیۃ، گیلانی لائبریری، اوچ، ص:۱۰۵

48. علاء الدین، علی حسین(۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۴۶

49. بہاء، احمد بن یعقوب(س۔ن)، خزانۃ الفوائد الجلالیۃ، گیلانی لائبریری، اوچ، ص:۱۰۵

50. مرزا، سخاوت(۱۹۶۲ء)، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، اعجاز مشین پریس، حیدرآباد، ص:۱۵۳

51. علاء الدین، علی حسین(۱۳۰۹ھ)، الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم، مطبع انصاری، دہلی، ص:۴۶

52. مرزا، سخاوت(۱۹۶۲ء)، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، اعجاز مشین پریس، حیدرآباد، ص:۱۵۳

53. منڈاردی، خلیل احمد(۱۹۱۸ء)، مراءت جلالی، اسرار کریمی پریس، الہ آباد، ص:۵۵

54. بہاء، احمد بن یعقوب(س۔ن)، خزانۃ الفوائد الجلالیۃ، گیلانی لائبریری، اوچ، ص:۱۰۵

55. منڈاردی، خلیل احمد(۱۹۱۸ء)، مراءت جلالی، اسرار کریمی پریس، الہ آباد، ص:۵۵

56. بہاء، احمد بن یعقوب(س۔ن)، خزانۃ الفوائد الجلالیۃ، گیلانی لائبریری، اوچ، ص:۱۰۵

57. آل عمران:۳۱

58. منڈاردی، خلیل احمد(۱۹۱۸ء)، مراءت جلالی، اسرار کریمی پریس، الہ آباد، ص:۵۵

59. النجم:۰۱

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

60. مرزا، سخاوت (۱۹۶۲ء)، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، اعجاز مشین پریس، حیدرآباد، ص:۱۵۳

61. منڈاردی، خلیل احمد (۱۹۱۸ء)، مراءت جلالی، اسرار کریمی پریس، الہ آباد، ص:۵۵

62. مرزا، سخاوت (۱۹۶۲ء)، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، اعجاز مشین پریس، حیدرآباد، ص:۱۵۳

CC BY